رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ
روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۳۳ | منگل ۲۶- شعبان ۱۴۱۴ھ' ۸- تبلیغ ۱۳۷۳ ہش' ۸- فروری ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے نواسے

احمد نصر اللہ کو قتل کر دیا گیا

لاہور - ۷- فروری- احباب جماعت کو نہایت دکھ اور افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے نواسے مکرم احمد نصر اللہ صاحب کو بعض نامعلوم افراد نے ان کی رہائش گاہ واقع خورشید عالم روڈ پر ہلاک کر دیا۔ ان کی عمر ۲۸ سال تھی۔ وہ حضرت چوہدری صاحب کی صاحبزادی محترمہ امتہ الحی کے منجھلے بیٹے تھے۔ مکرم احمد نصر اللہ صاحب اپنے والد محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور کی رہائش گاہ سے ملحقہ انیکسی میں (جہاں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب قیام فرمایا کرتے تھے) رہائش پذیر تھے۔ یہاں پر وہ اکیلے رہتے تھے۔ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ہفتہ کی صبح بعض نامعلوم آدمی کار

باقی صفحہ ۷ پر

اپنی زبان کے علاوہ بچوں کو عربی اور اردو سکھائیں- قرآن پڑھنا سکھائیں

دنیا کے مختلف ممالک کی زبانوں میں پروگرام تیار کرکے بھجوائے جائیں

کوئی لباس دینی نہیں ہے۔ صرف لباس التقویٰ کی فکر کریں

احمدیہ ٹیلی ویژن پر بین الاقوامی مجلس میں حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۲۹ جنوری ۱۹۹۴ء کو فرمودہ ارشادات کا خلاصہ۔

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ: ۲۹- جنوری ۱۹۹۴ء سیدنا حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر بین الاقوامی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مجلس کو بین الاقوامی بنانے کے لئے اس میں انگلش اور اردو دونوں زبانوں میں بات کی جائے گی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ٹیلی ویژن پر پاکستان کے وقت کے مطابق رات آٹھ بج کر دس منٹ سے نو بجنے میں دس منٹ کے لگ بھگ اوقات میں تشریف فرما ہوتے ہیں اور دنیا بھر سے احباب جماعت کے استفسارات اور سوالوں کے جواب دیتے ہیں اور دیگر ضروری اور اہم باتیں ارشاد فرماتے ہیں۔ یہ پروگرام براہ راست LIVE نشر کیا جاتا ہے۔

فرمایا آج کے پروگرام میں آج کے پروگرام اور بعد کے پروگراموں کے بارے میں کچھ بتاؤں گا۔

فرمایا کہ مختلف ملکوں سے جو ردعمل اور مشورے مل رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ اچھے ہوتے ہیں جن کو چن لیا جاتا ہے۔ اب ضرورت ہے کہ اس میں سے پاکستانی عنصر کچھ کم کیا جائے اور اس کا بین الاقوامی مزاج بڑھنا چاہئے۔

یورپ افریقہ بنگلہ دیش وغیرہ ممالک میں بڑی بھاری تعداد ایسی ہے جو اردو نہیں سمجھتے۔ لیکن انگریزی بہت بھاری تعداد میں سمجھی جاتی ہے۔ بہت سے لوگوں نے مجھے لکھا ہے کہ آپ احمدیہ ٹی وی پر اپنے خطاب میں جو بین الاقوامی مجلس لگاتے ہیں اس میں ساری دنیا کے احمدیوں کی نمائندگی ہو۔ اس لئے اب یہ طے کیا جاتا ہے کہ ہفتہ اور اتوار کو یہ بین الاقوامی مجلس یورپ کے لئے ہو۔ اور باقی دنوں میں اعتراضات کے جوابات کا عام سلسلہ چلتا رہے۔ اس میں اردو بھی ہو اور ساتھ ساتھ انگریزی کا بھی سلسلہ جاری رہے۔

لجنہ کرناٹک سے خطاب

فرمایا آج میں سردست لجنہ اماء اللہ کرناٹک (بھارت) سے مخاطب ہوں۔ یہ لکھتی ہیں کہ ہمارا دو روزہ سالانہ صوبائی اجتماع آج منعقد ہو رہا ہے جو کل بھی جاری رہے گا۔ اس کے لئے آپ کچھ نصائح فرمائیں۔

فرمایا کہ آج کل احمدیت پر جو دور ہے یہ عجیب دور ہے۔ وہ درخت بھی بکثرت پھل دے رہے ہیں جو پھل دینا بند کر چکے تھے۔ نئی کونپلیں نکل رہی ہیں اور بہار کی آمد آمد ہے۔ خواتین بھی اس دور میں بھرپور حصہ لے رہی ہیں۔ ہندوستان کی لجنہ کے بارے میں میرا تاثر ہے کہ یہ اچھا کام کرنے والی لجنہ ہے۔ لیکن ابھی مزید کام کی بہت گنجائش ہے۔

عربی اور اردو رسم الخط سیکھیں

فرمایا تربیت کے بعض تقاضے ایسے ہیں جو ہندوستان سے مخصوص ہیں۔ ہندوستان میں ایک بڑی بلا یہ ہے کہ عمداً" یا اتفاق سے وہاں پر اردو رسم الخط کو مٹایا گیا ہے۔ عربی زبان کو مٹانے کی خاطر اردو کو نابود کیا گیا ہے۔ بڑی تعداد میں لوگ اس وقت اردو رسم الخط سے بھی ناواقف ہیں اور عربی سے بھی ناواقف ہیں۔ جو بات کہیں وہ ہندی میں نوٹ کرتے ہیں۔ فرمایا جب میں ہندوستان میں بعض بزرگوں کے مزار پر گیا تو وہاں کے درویشوں کو میں نے تحفہ پیش کیا تو جن کو میں نے پیش کیا وہ بڑی عمر کے آدمی تھے لیکن جب انہوں نے مجھے رسید دی تو ہندی میں لکھی۔ میں نے کہا کہ آپ اردو میں ہی لکھ دیتے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اردو میں لکھنا ہی نہیں آتا۔ پارٹیشن کے بعد کی نسل اردو بھول چکی ہے۔

فرمایا کہ ہمیں اردو انگریزی یا بنگالی سے کوئی بحث نہیں۔ بحث اس بات سے ہے کہ مذہبی نقطہ نگاہ سے ہماری یہ ضرورت ہے کہ عربی رسم الخط کو ساری دنیا میں زندہ رکھا جائے۔ اس لئے اپنے بچوں کو اردو لکھنا پڑھنا سکھائیں۔ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنا سکھائیں تاکہ نئی نسل کو طریقہ سلیقہ آ جائے۔

فرمایا صحیح تلاوت کا پروگرام تو ابھی جاری ہو جائے گا۔ صوتی لحاظ سے اس سے بہت مدد مل جائے گی لیکن میں تو کسی ایسے احمدی کا تصور بھی نہیں کر سکتا جو عربی میں قرآن نہ پڑھ سکے۔ یورپ میں جو لوگ احمدی ہو جاتے ہیں وہ احمدی ہو کر فوراً قرآن پڑھنا سیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہارٹلے پول (برطانیہ) کی مثال ہے جہاں ایک انگریز نواحمدی نے قرآن کریم حفظ کیا۔

فرمایا کرناٹک کی لجنہ کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ اپنے بچوں کو سنبھالیں۔ عربی زبان میں قرآن پڑھنا ان کو سکھائیں اردو بھی سکھائیں۔ حضرت مسیح موعود کا لٹریچر تو زیادہ تر اردو میں ہے۔ اگر اس کو انگریزی میں ترجمہ بھی کیا جائے تو ترجمے کی وہ اہمیت نہیں رہتی۔ کہیں کہیں مفہوم بدل بھی جاتا ہے۔ اور ہمیں پتہ بھی نہیں لگتا۔ ویسے بھی صحیح ترجمہ ایک بہت مشکل کام ہے اور بہت کم لوگ اس سے پوری صحت سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ ہر احمدی کا یہ تصور ہونا چاہئے کہ اسے اپنی زبان کے

باقی صفحہ ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۸ - تبلیغ ۱۳۷۳ ہش ۸ - فروری ۱۹۹۴ء

مشعل راہ

حضرت مسیح موعود۔ ۔ فرماتے ہیں۔

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد، اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔

دعا سے پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے جس طرح آتشی شیشے کے نیچے کپڑا رکھ دیتے ہیں اور سورج کی شعاعیں اس شیشے پر آکر جمع ہوتی ہیں اور ان کی حرارت اور حدت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے اسی طرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچے جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصد مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوئے۔

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد، اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔

یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے۔ اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو ٹھٹھا، ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خودپسندی، شرارت، کج بحثی سب چھوڑ دو۔

اپنی بیداد کو وہ ذوقِ وفا کہتے ہیں
میرے جھکتے ہوئے سر کو وہ انا کہتے ہیں
خیر جو کچھ بھی ہے یہ کوئی نئی بات نہیں
"ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو بُرا کہتے ہیں"

ابوالاقبال

کسی کی فتح نمایاں کوئی ہے رُو بہ زوال
کوئی ہے وقفِ مسرّت کسی کے دل میں ملال

روش کسی کی ندامت کو دے رہی ہے صدا
قدم قدم ہے کسی کا ملائکہ کی چال

کسی کے ذہن میں غارت گری ہے وجہِ عروج
کہیں خلوصِ محبت ہے زندگی کا کمال

کسی کے لَب پہ فسانے ہیں نامِلائم سے
کسی کی بات ہے شہد و شکر کا شیریں تھال

کسی کے قول و عمل میں تضاد کے پہلو
کسی کا فعل ہے ہمرنگِ گفتگو و خیال

کسی کی آنکھ میں ہر شئے قباحتوں کا رُوپ
کسی کے دامنِ دل میں بہارِ حسنَ و جمال

مرے خدا! یہ سبھی لوگ ہیں تری مخلوق
ترے کرم سے اجازت ملے تو ایک سوال

نسیم پوچھ رہا ہے جزا سزا کی بات
مآل سب کا جدا ہے کہ ہے بس ایک مآل

نسیم سیفی

دعا کو نتیجہ خیز مقام تک پہنچایا جاوے

دعا سے پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہو جس طرح آتشی شیشے کے نیچے کپڑا رکھ کر دیتے ہیں اور سورج کی شعائیں اس شیشے پر آکر جمع ہوتی ہیں اور ان کی حرارت اور حدت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے اسی طرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچے جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصد مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بقیہ صفحہ ۱

علاوہ عربی اور اردو بھی آئے۔ یہ تین زبانیں اسے آنی چاہئیں۔

حضور نے بچوں کو زبانیں سکھانے کے بارے میں فرمایا کہ تمام ماہرین یہ جانتے ہیں کہ بچہ بہت سی زبانوں کا بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ اللہ نے اس کا ذہن ایسا بنایا ہے کہ ۱۰-۱۱ سال کی عمر تک وہ بہت سی زبانوں کو سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ چھوٹی عمر کے بچے کے کان میں جو بھی آواز پڑتی ہے وہ اسے قبول کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے نومولود بچے کے کان میں جو اذان دینے کا حکم دیا ہے اس میں بڑی حکمتیں ہیں۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ بچے کے ذہن میں ابتداء ہی سے سنی ہوئی آوازیں گہرا نقش ڈالتی ہیں۔ اگر سختی سے باتیں کی جائیں تو رفتہ رفتہ مزاجوں میں سختی آجاتی ہے اور اگر نرمی کی باتیں کی جائیں تو مزاج میں نرمی آجاتی ہے۔ ماں کے پیٹ میں بھی بچہ نہ صرف آوازیں سنتا ہے بلکہ اس کا ردعمل دکھاتا ہے۔ سائنس دانوں نے ایسی حالت میں بچے کے فوٹوز کھینچ کر بتایا ہے کہ اگر ماں باپ لڑ رہے ہیں۔ یا سخت کلامی کی جارہی ہے تو بچہ سخت ردعمل کا اظہار کرتا ہے۔ اور اسی طرح نرمی سے باتیں ہو رہی ہوں تو اور ردعمل دکھاتا ہے۔

حضور نے فرمایا اس لئے ضروری ہے کہ اپنے بچوں کو بچپن ہی سے مختلف زبانیں اور علوم سکھائیں۔ گھروں میں نرمی سے رہیں۔ لڑائی نہ کریں۔ اگر باپ سے سختی ہو تو باپ کے خلاف بچے کے دل میں نفرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر یہ نفرتیں معاشرہ کے خلاف بغاوت بن جاتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآن کریم نے اس بات کو یوں بیان فرمایا ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس بات پر نظر رکھو کہ آگے کیا بھیجنے والے ہو۔ آگے سے مراد بالعموم وہ اعمال لئے جاتے ہیں جو اگلی دنیا میں کام آنے والے ہیں۔ مگر آگے سے مراد آج کی دنیا کا کل بھی ہے۔ اس آیت کا اطلاق دنیا پر بھی ہوتا ہے کہ یہ نظر رکھیں کہ آپ کس قسم کی نسلیں آگے بھیج رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا بچوں کے بارے میں کرناٹک کی لجنہ اور ساری دنیا کی خواتین جو میری بات سن رہی ہیں وہ اپنے بچوں کو بچپن سے ہی قرآن سکھانے، اردو سکھانے اور اپنی زبان میں مہارت حاصل کرنے کی طرف توجہ دیں۔ اپنی زبان کی بھی بہت ضرورت ہے۔ ہر زبان دین کی خدمت کے لئے ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپس میں محبت سے رہا کریں۔ گھروں میں لڑائی نہ کریں۔ غیبت نہ کریں۔ اس میں مزا تو آتا ہے مگر یہ بڑا ذلیل مزا ہے۔ حُسنِ خلق سے پیش آئیں۔ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے اچھا عمل کون سا ہے تو آپؐ نے جواب دیا، حُسن اخلاق۔ اس لئے اخلاق سیکھیں۔ ہر کسی سے اخلاق سے پیش آئیں۔ ہمارے اس دور میں نئی نئی کونپلیں کھل رہی ہیں۔ اس کی تیاری کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ کریں۔ تو یہ دعوت الی اللہ بھی جلد پھل لائے گی اور اس کے ساتھ ساتھ جماعت کی تربیت بھی ہوگی۔

ذوالفقار علی خان صاحب گوہر کی نظم

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب میں کوئی نظم تو نہیں سنواؤں گا۔ لیکن ایک پرانے احمدی بزرگ شاعر حضرت خان صاحب ذوالفقار علی خان گوہر کی ایک نظم سناتا ہوں جو کچھ دن ہوئے الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ یہ نظم الفضل کے شمارہ بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۹۹۴ء میں شائع ہوئی ہے۔

حضور نے اس نظم میں زبان کے اعلیٰ معیار کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ آج کلام تو اچھالا جاتا ہے مگر زبان کا وہ معیار نہیں رہا۔ حضور نے جو نظم بیان فرمائی اس کا مطلع ہے۔

کہاں چھپا ہے تو اے ابرِ نو بہار برس
برس برس کہ زمانہ ہے بے قرار برس

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی طرح پرانے اور بزرگ احمدی شعراء کا ذکر خیر ہونا چاہئے۔ ان کی زندگی کے واقعات بیان کئے جائیں۔

مشورے نہ دیں کچھ کر کے دکھائیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ احمدیہ ٹیلی ویژن میں پروگراموں کے تنوع کا جو ذکر ہے اس میں مشورے نہ دیں بلکہ کچھ کر کے دکھائیں۔ پروگرام بنائیں اور ہمیں بھیجیں۔ پاک و ہند کی زبانیں ہیں، افریقہ کی زبانیں ہیں، ترکی، بوسنیا، یوگوسلاویہ، اور البانیہ کی زبانیں ہیں۔ مشرقی یورپ میں بہت سے حصہ میں رشین زبان اور کسی حد تک جرمن زبان بھی سمجھی جاتی ہے اور پھر ان کی اپنی زبانیں ہیں۔ ان میں اگر پروگرام ہوں تو ان کو بہت دلچسپی پیدا ہوگی۔ یورپ میں جو افریقن بس رہے ہیں۔ وہ اپنی زبانوں کے پروگرام بنائیں۔ یہاں سہولتیں میسر ہیں، اچھے کیمرے موجود ہیں۔ حضور نے فرمایا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلد اتنے پروگرام بن جائیں گے کہ وقت کم رہ جائے گا۔

انگریزی میں خطاب

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی میں گفتگو شروع کی اور فرمایا کہ اگرچہ اس بین الاقوامی مجلس کا ساتھ ساتھ انگریزی میں بھی ترجمہ ہو رہا ہے مگر برادر مظفر احمد صاحب (امریکہ) نے کہا ہے کہ براہ راست آپ کی زبان سے انگریزی سننے کی جو بات ہے وہ ترجمہ میں نہیں آسکتی۔

حضور نے فرمایا جو بات میں نے ابھی اردو میں کی ہے اس کو میں اب انگریزی میں بھی بیان کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا احمدیہ ٹی۔ وی کے پروگراموں کو مختلف ممالک کی زبانوں میں بھی پیش کیا جانا چاہئے اس کے لئے پاکستان کی علاقائی زبانیں سندھی پشتو سرائیکی بلوچی ہے بھارت میں تامل۔ ملیالم، گجراتی، ہندی، گورمکھی وغیرہ زبانیں ہیں۔ افریقہ میں یوروبا، ہاؤسا، مڈنگا، اور پھر سواحیلی زبان ہے جو بہت بڑے علاقے میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ صرف کینیا میں نہیں بلکہ اوپر ایتھوپیا اور صومالیہ تک اور یوگنڈا تنزانیہ وغیرہ کئی ممالک میں بولی جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا ابھی مشکل یہ ہے کہ افریقن ممالک میں ڈش انٹینا اتنی تعداد میں دستیاب نہیں ہیں جتنے یورپ میں ہیں۔ افریقہ کے اکثر ممالک میں ڈش انٹینا بہت مہنگے ہیں۔ پاکستان میں ڈش بنانے والے خود بنا لیتے ہیں۔ اور وہ بہت سستے ہوتے ہیں۔ غانا سے جب میں نے پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ جو غیر ملکی ڈش ملتی ہے وہ ۸ ہزار ڈالر میں آتی ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ اسے بھول جاؤ۔ جب تک ہم کسی کو نہ بھجوائیں اس وقت تک انتظار کرو۔ چنانچہ ہم نے مکرم بشارت صاحب ڈش ماسٹر کو بھجوایا جنہوں نے مختلف ممالک کے احمدیوں کی کلاس لگائی اور ان کو ڈش انٹینا بنانا سکھایا۔ اور آٹھ ہزار ڈالر میں ملنے والا ڈش انٹینا ۶۰۰ ڈالر میں بنا کر دکھا دیا۔ حضور نے فرمایا اب ہم افریقہ میں یہ ڈش انٹینا صرف بیوت الذکر میں نہیں لگا رہے بلکہ پبلک ہال اور کمیونٹی ہال میں بھی لگا رہے ہیں تاکہ عام لوگ آکر دیکھ سکیں۔ حضور نے فرمایا جب یہ نظام پورا مستحکم ہو جائے گا تو صرف اردو کے پروگرام تو کافی نہ ہوں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کی مختلف زبانوں جرمن، فرنچ، سپینش نارویجین، ڈچ، فلیمش، اور مشرقی یورپ کے ممالک پولینڈ، چیکو سلویکیہ، یوکرین، لٹویا، اسٹونیا، رومانیہ، بائیلورشیا اور سابق روس کی ریاستوں ترکمانستان، ازبکستان، قازقستان، تاتارستان اور دیگر ممالک کی زبانوں میں پروگرام پیش کرنے کا تذکرہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا جب ان سب زبانوں میں پروگرام آنے شروع ہو جائیں گے تو ان کو سنبھالنا ہی مشکل ہو جائے گا۔

سوالوں کے جواب

ایک سوال حضور کی خدمت میں پیش ہوا کہ بعض احمدی ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ حالانکہ امیر نے امام مقرر کیا ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ بڑی گھٹیا سی بات ہے ایک امام جب مقرر کر دیا جائے تو ہر صورت میں اس کے پیچھے نماز ادا کرنی چاہئے۔ ایسی صورت میں گھر پر نماز ادا کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ صرف عورتیں گھر میں نماز ادا کر سکتی ہیں۔ حضور نے فرمایا جب امام مقرر ہو جاتا ہے تو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا بڑی منفی سوچ کا مظاہرہ ہے۔

جرمنی سے ایک صاحب نے کہا کہ کیا حضور امامت سے پہلے کوٹ پتلون پہنا کرتے تھے؟ حضور نے فرمایا ہاں میں پہنا کرتا تھا۔ لیکن اصل سوال تو یہ ہے کہ دین حق تو صرف لباس التقویٰ کی بات کرتا ہے۔ اور کوئی لباس دینی لباس نہیں ہے۔ اپنے اپنے علاقے کے لباس ہیں۔ اگر کوئی اچکن اور شلوار بھی پہنے مگر اسے زیادہ فکر نماز کے دوران لباس اور کریز کی رہے تو ایسا لباس لباس التقویٰ نہیں ہوگا۔ اچکن شلوار اور پگڑی پہننے کے بارے میں حضور نے فرمایا یہ میں اس لئے نہیں پہنتا کہ یہ کوئی دینی لباس ہے بلکہ اس لئے پہنتا ہوں کہ مجھ سے پہلے ائمہ کی یہ روایت ہے اور میں اس پر عمل پیرا ہوں۔ ورنہ یہ لباس آنحضرت ﷺ کا تو لباس نہ تھا۔ اس لئے لباس کی فکر نہ کریں۔ لباس التقویٰ کی فکر کریں۔

آخر میں حضور نے اردو میں فرمایا کہ آپ لوگ اپنی آبزرویشن اور سوال وغیرہ بھیجیں میں اسی طرح کچھ اردو میں اور کچھ انگریزی میں بیان کیا کروں گا۔ اللہ کرے یہ مجلس بنی نوع انسان اور جماعت کے لئے مبارک ثابت ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

لجنہ کالم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفتہ المسیح الثانی نے ۱۹۴۹ء میں لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کے ایک اجلاس میں فرمایا:۔

سب سے پہلے تو میں لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کو جس کے زیر انتظام یہ جلسہ ہو رہا ہے یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وقت بھی خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ ہمارے ملک کا پرانا خیال یہی تھا کہ وقت کی پابندی نہ کرنا بڑے لوگوں کا کام ہے۔ چنانچہ جتنے بڑے لوگ ہوتے تھے اتنا ہی زیادہ وہ اپنے آپ کو وقت کی پابندی سے معذور سمجھتے تھے۔ لیکن اب دنیا کا نظریہ بدل چکا ہے۔ دنیا نے تجربہ سے معلوم کرلیا ہے کہ کسی کا بڑا ہونا اسے وقت کی پابندی سے آزاد نہیں کردیتا۔ بلکہ کسی شخص کے بڑا ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ وقت کی زیادہ پابندی کرے رسول کریم ﷺ ہمیشہ اوقات کی پابندی کیا کرتے تھے۔ آج مجھے یہ بات معلوم کرکے تعجب ہوا کہ اجلاس کا وقت پانچ بجے مقرر تھا حالانکہ کوئٹہ کے حالات کے مطابق عصر کی نماز سوا پانچ بجے ہوتی ہے۔ اس لئے اجلاس کا وقت کسی صورت میں بھی ۶ بجے سے پہلے مقرر نہیں ہونا چاہئے تھا۔ آنے والی خواتین نے بھی اپنی عادت کے مطابق اجلاس میں شمولیت کے لئے کچھ وقت لیا ہے۔ میں نے پانچ بجے دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ ابھی بہت کم عورتیں آئی ہیں یہ طریق غلط ہے۔ اس سے کام کرنے والوں کا بہت نقصان ہوتا ہے۔ کام کرنے والے لوگ تو وقت پر آجاتے ہیں مگر گھنٹہ بھر انہیں انتظار کرنا پڑتا ہے اس طرح ان کا دوسروں سے زیادہ وقت ضائع ہوتا ہے۔ حالانکہ چاہئے یہ تھا کہ جتنا کوئی شخص زیادہ سمجھ دار ہو اس کا وقت ضائع نہ ہو اور جو لوگ پہلے ہی ست ہیں ان کا وقت ضائع ہو جائے تو کوئی حرج بھی نہیں۔ اگر وقت کی پابندی کا خیال نہ رکھا جائے تو جو کام کرنے والے ہیں اور سلسلہ کے لئے زیادہ مفید ہیں۔ وہ تو وقت پر آجاتے ہیں مگر ان کا گھنٹہ بھر وقت انتظار میں خرچ ہو جاتا ہے اور پھر گھنٹہ بھر کام میں خرچ ہوتا ہے۔ پھر اس کام کو ختم کرنے میں بھی کچھ وقت ضرور صرف ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان کا وقت دوسروں سے زیادہ ضائع ہوتا ہے۔ اٹلی کا مشہور لیڈر مسولینی جو پچھلی جنگ میں مارا گیا جب بر سر اقتدار آیا اس وقت اٹلی کا ملک پیچھے رہ جانے والے ملکوں میں شمار ہوتا تھا۔ بڑی حکومتوں میں اس کا شمار نہیں تھا۔ ملک کی صنعت و حرفت ناقص تھی۔ تجارت میں وہ دوسرے یوروپین ممالک سے پیچھے تھا۔ اس کی زراعت میں کوئی ترقی نہیں پائی جاتی تھی۔ یہ شخص ایک معمولی مستری کا لڑکا تھا۔ اور شروع شروع میں اس نے خود بھی مستری کا کام کیا وہ سیاسیات میں داخل ہوا اور اس نے ایک پارٹی بنائی جس کی مدد سے وہ حاکم بن گیا۔ گو وہ ہمیشہ ہی وزیر اعظم کہلایا مگر حقیقتاً وہ بادشاہ تھا اس نے اپنے ملک کی اتنی ہی مرض پہچانی کہ لوگ وقت کی پابندی نہیں کرتے۔

اس نے حکم دے دیا کہ تمام لوگ وقت کی پابندی کیا کریں۔ اگر کوئی کارکن ایک منٹ بھی دفتر میں لیٹ آیا تو اسے سزا دی جائے گی اس کا درجہ گرا دیا جائے گا یا اسے معطل کردیا جائے گا۔ یہ معمولی سی بات تھی لیکن میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اس نے ملک کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ اور اس چھوٹی سی اصلاح یعنی پابندی وقت کی وجہ سے ملک کا تمام نظام درست ہو گیا۔ مجھے اس کی پابندی وقت کا خود بھی تجربہ ہے ۱۹۲۴ء میں ایک مذہبی کام کے لئے میں انگلینڈ گیا۔ راستہ میں اٹلی میں بھی ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ مسولینی کو بر سر اقتدار آئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اس سے بھی ملاقات کروں۔ اور دیکھوں وہ کس قسم کا آدمی ہے۔ ان دنوں سوشلسٹ پارٹی کا ایک مشہور لیڈر مسولینی کی پارٹی سے مارا گیا تھا۔ مسولینی کی پارٹی یہ کہتی تھی کہ وہ ڈر کر بھاگ گیا ہے لیکن دوسری پارٹی یہ کہتی تھی کہ وہ ڈر کر بھاگا نہیں بلکہ اسے مارا گیا ہے۔ مہینوں سے دونوں پارٹیوں کے درمیان یہ جھگڑا چلا آرہا تھا۔ جس دن ہم وہاں پہنچے اس سوشلسٹ کی لاش ایک قلعہ کی دیوار میں یا ایک مکان میں گڑی ہوئی ملی۔ قتل کرنے والوں نے دیوار کھود کر لاش اس میں رکھ دی تھی۔ مسولینی اور اس کی پارٹی کہہ رہی تھی کہ وہ لیڈر ڈر کر بھاگ گیا ہے اس لئے لاش کے ایک دیوار یا مکان میں ملنے پر مخالف پارٹی کو یقین ہو گیا کہ مسولینی کی پارٹی نے ہی اسے مارا ہے۔ اگر انہوں نے مارا نہ ہوتا تو انہیں چھپانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اس حادثہ کی وجہ سے مسولینی کی نئی نئی قائم شدہ حکومت میں ایک زلزلہ آیا۔ اور یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ جلد ٹوٹ جائے گی۔ میں نے جب انگریز سفیر برائے اٹلی کو کہلا بھیجا کہ وہ مسولینی سے میری ملاقات کا انتظام کرادے تو اس نے جواب میں یہ پیغام بھیجا کہ میں نے بعض اہم سرکاری کاموں کے لئے مسولینی کو ملاقات کا پیغام بھیجا تھا مگر وہ اس نئے حادثہ کی وجہ سے اس قدر پریشان ہے کہ اس کے لئے وقت نہ نکال سکا۔ جب وہ سرکاری کاموں کے لئے وقت نہیں نکال سکا تو وہ دوسرے کاموں کے لئے کس طرح وقت نکال سکے گا۔ میں نے انگریزی سفیر کو کہلا بھیجا کہ وہ کوشش کرے اور اگر وقت مل جائے تو بہتر ہے۔ اس کے کام اور میرے کام میں فرق ہے۔ میں تھوڑے عرصہ کے لئے اس ملک میں آیا ہوں اور جلد چلا جاؤں گا۔ لیکن وہ تو یہیں رہے گا۔ اور پھر کسی وقت وہ ملاقات کرسکتا ہے۔ شاید مسولینی ہی اس نقطہ نگاہ سے اس معاملے پر غور کر لے۔ اور ملاقات کا موقعہ دے دے۔ انگریزی سفیر نے کہا بہت اچھا۔ میں لکھتا ہوں۔ چنانچہ اس نے مسولینی کو لکھا کہ ہمارے ہندوستان کے ایک مشہور مذہبی لیڈر یہاں آئے ہوئے ہیں اور وہ آپ کو ملنا چاہتے ہیں دو تین گھنٹے کے بعد اس کا جواب آگیا کہ مجھے ان سے مل کر بہت خوشی ہوگی۔ وہ مجھے کل گیارہ بجے ملیں۔ مسولینی کا یہ طریق تھا کہ وہ صبح آٹھ بجے دفتر میں آجاتا اور بارہ بجے تک دفتر میں کام کرتا۔ پھر دو بجے بعد دوپہر دفتر آتا اور شام تک کام کرتا۔ اس دن اس نے حکم دے دیا کہ وہ گیارہ بجے کے بعد کوئی کام نہیں کرے گا۔ لیکن عجیب بات یہ ہوئی کہ میرے پرائیویٹ سیکرٹری کو یہ بات بھول گئی۔ کہ انہوں نے وہاں جانے کے لئے انتظام کرنا ہے۔ دوسرے دن گیارہ بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے کہ انہیں یاد آیا وہ جلدی سے ہوٹل سے باہر آئے اور ایک موٹر کرایہ پر لے لی۔ میں نے ان پر خفگی کا اظہار بھی کیا کہ اگر مسولینی کو ہمارا انتظار کرنا پڑا تو وہ ہمارے متعلق کیا خیال کرے گا۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے کہا مجھ سے غلطی ہو گئی ہے پھر ظلم پر ظلم یہ ہوا کہ موٹر ڈرائیور سوائے اطالین زبان کے دوسری زبان نہیں جانتا تھا۔ اور ہم اطالین زبان نہیں جانتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے اسے بتایا کہ ہم نے وزیر اعظم کے ہاں جانا ہے۔

اطالین زبان میں وزیر اعظم کو ال دولے کہتے ہیں ہمیں اطالوی تلفظ اور لہجہ سے واقفیت نہ تھی۔ اس لئے ہم اسی لفظ کو ڈیوک یا ڈیو کے کہتے تھے۔ وہ ڈرائیور کسی اور شخص کا نام سمجھ کر چکر لگا کر گیا اور ایک مکان پر جا کر موٹر روک لی۔ ہم نے دیکھا کہ وہاں پہرے وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں۔ پوچھا تو معلوم ہوا یہ کسی اور بڑے عہدیدار کا مکان ہے ہم نے اسے پھر سمجھایا اور کہا ہماری مراد اس شخص سے نہیں تھی پھر یاد آیا کہ پریمیئر کا لفظ اطالوی زبان کا ہے۔ شائد مسولینی کو بھی پریمیئر کہتے ہوں۔ ہم نے ڈرائیور سے کہا ہمیں پریمیئر کے پاس لے چلو اس نے کہا آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا وہ ہمیں ایک اور محل پر لے گیا وہاں جا کر ہمیں معلوم ہوا کہ یہ بادشاہ کی رہائش گاہ ہے اس نے پریمیئر کے معنے سب سے بڑا سمجھا اور ہمیں بادشاہ کے مکان پر لے گیا۔ ہم نے پھر مختلف نام لے کر اس کو مسولینی کے ہاں جانے کو کہا بڑی مشکل کے بعد اس نے کہا اچھا آپ نے ال دولے کے پاس جانا ہے ہم نے کہا کچھ ہو وہاں پہنچو تو سہی ہم جب وہاں پہنچے تو مسولینی کا پرائیویٹ سیکرٹری دروازے پر کھڑا تھا۔ اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔ مسولینی نے ہمیں ملاقات کے لئے گیارہ بجے سے بارہ بجے تک ایک گھنٹہ وقت دیا تھا۔ ہم آدھ گھنٹہ لیٹ پہنچے۔ اس کے پرائیویٹ سیکرٹری کی حالت اتنی خراب تھی کہ وہ سخت گھبرایا ہوا تھا۔ اور ڈر کے مارے مسولینی کے کمرے میں نہیں جاتا تھا۔ اس نے کہا آپ نے کیا کیا۔ میں تو اب مارا جاؤں گا۔ ہم نے کہا اس میں تمہارا کیا قصور ہے۔ ہم ہی لیٹ ہو گئے ہیں۔ بہرحال ہم مسولینی کے کمرے میں چلے گئے۔ وہ آدھ گھنٹے سے کام چھوڑ کر ہمارے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔ ہم نے اسے بتایا کہ ہمارے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے اور چونکہ ہم باہر کے آدمی تھے اس لئے اس نے دیر کو برداشت کرلیا ورنہ اس کا سیکرٹری یہ سمجھتا تھا کہ میں ڈسمس ہو جاؤں گا۔ سو تمہیں بھی پابندی وقت کی عادت ڈالنی چاہئے اور اجلاس کے لئے ایسا وقت مقرر کرنا چاہئے جس کی پابندی ہو سکے۔

وقف جدید کی روح یہ ہے کہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادیان عالم- تعلیم و تربیت

س - اسلام کا ظہور کس سن عیسوی میں ہوا۔

ج - ۶۱۰ء میں۔

س - ہجرت حبشہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔

ج - جب مکہ والوں کے مظالم اپنی انتہا کو پہنچ گئے تو رسول کریم ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں ۵ھ رسالت میں کچھ مسلمان مرد عورتیں اور بچے حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے۔ اہل مکہ نے نجاشی شاہ حبشہ کو متعدد بار ان کے خلاف اکسانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے اور بادشاہ کا مسلمانوں کے ساتھ سلوک برابر منصفانہ رہا۔ شاہ حبشہ بعد میں خود بھی ایمان لے آئے۔ آپ پہلے مسلمان بادشاہ تھے۔

س - ہجرت مدینہ کے بارہ میں آپ کیا جانتے ہیں۔

ج - رسول کریم ﷺ نے ربیع الاول ۱۴ نبوی میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے مدینے کی طرف ہجرت فرمائی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ آپ کے رفیق سفر تھے مکہ سے ۳ میل دور ایک بنجر اور ویران پہاڑی کے اوپر غار ثور میں پناہ لی۔ کفار مکہ سراغ لگاتے ہوئے غار ثور کے منہ پر جا پہنچے حتیٰ کہ ان کے پاؤں غار کے اندر سے نظر آنے لگے لیکن بعض وجوہ کی بنا پر وہ غار میں داخل نہ ہوئے۔ حضرت ابو بکرؓ کو آنحضرت کے پکڑے جانے کا فکر دامن گیر ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان سے کہلوایا ہرگز کوئی فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

س - ہجرت مدینہ کے دوران کس شخص نے رسول کریم ﷺ کا تعاقب کیا۔ اس کے بارے میں کیا پیش گوئی تھی۔ اور وہ کب پوری ہوئی۔

ج - غار ثور سے نکل کر آپؐ اور حضرت ابو بکرؓ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو بہت بڑے انعام کے لالچ میں سراقہ بن مالک تعاقب کرتا ہوا آپؐ کے قریب آپہنچا حضور نے اسے دیکھ کر فرمایا "سراقہ اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے یہ پیش گوئی حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں پوری ہوئی۔

س - ہجرت کے بعد آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلی کون سی مسجد بنائی۔

ج - مسجد قبا۔ قبا مدینہ سے دو اڑھائی میل کے فاصلہ پر ایک مقام تھا جس میں بعض انصار خاندان آباد تھے وہاں آپؐ نے دس بارہ روز قیام فرمایا پھر مدینہ میں داخل ہوئے۔

س - مدینہ منورہ کا پہلا نام کیا تھا

ج - اس کا پہلا نام یثرب تھا۔ جب آنحضرت ﷺ یہاں تشریف لائے تو اسے مدینۃ الرسول کہا جانے لگا۔

س - ہجرت کے بعد ابتدائی ایام میں آپ قبا اور مدینہ میں کس کس صحابی کے مکان پر ٹھہرے

ج - قبا میں حضرت کلثوم بن الحزم اور مدینہ میں حضرت ابو ایوب انصاری کے ہاں قیام فرمایا۔

س - مدینہ میں کون کون سے قبائل آباد تھے۔

ج - انصار کے دو قبیلے اوس اور خزرج یہود کے تین قبائل بنو قینقاع بنو نظیر اور بنو قریضہ۔

س - غزوہ اور سریہ میں کیا فرق ہے۔

ج - غزوہ وہ جنگ ہے جس میں نبی کریم ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے۔ اور سریہ جس میں آپ شریک نہ ہوئے۔

س - جنگ بدر کس سال ہوئی اور اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد کیا تھی۔

ج - ہجرت کے دوسرے سال کفر اور اسلام کے درمیان یہ فیصلہ کن جنگ لڑی گئی۔ جو یوم الفرقان بھی کہلاتی ہے اس میں اسلامی لشکر کی تعداد ۳۱۳ اور کفار کی تعداد ایک ہزار تھی لیکن اس کے باوجود ان کو شرمناک شکست ہوئی۔

س - جنگ احزاب کب لڑی گئی۔ اس کو جنگ خندق کیوں کہتے ہیں۔

ج - شوال ۵ ھ مطابق ۶۲۷ء میں ہوئی اس جنگ میں حضرت سلمان فارسی کے مشورہ سے خندق کھودی گئی اس لئے غزوہ خندق کے نام سے بھی مشہور ہے

س - صلح حدیبیہ سے کیا مراد ہے۔

ج - ذوالقعد ۶ھ (۶۲۸ء) میں حدیبیہ کے مقام پر کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان ہونے والی صلح کو صلح حدیبیہ کہتے ہیں۔

س - بیعت رضوان سے کیا مراد ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر کس سورۃ میں ہے۔

ج - حدیبیہ کے مقام پر صلح سے قبل خطرناک حالات کے پیش نظر قریباً پندرہ سو صحابہ نے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر جو بیعت کی تھی وہ بیعت رضوان کے نام سے موسوم ہے۔ یعنی وہ بیعت جس میں مسلمانوں نے خدا کی کامل رضامندی کا انعام حاصل کیا۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر سورۃ الفتح آیت ۱۱ تا ۱۹ میں ہے۔

س - مہاجرین حبشہ کس فتح کے موقعہ پر حبشہ سے واپس آئے۔

ج - غزوہ خیبر کی فتح کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا معلوم نہیں مجھے کس بات کی زیادہ خوشی ہے فتح خیبر کی یا حضرت جعفرؓ کے آنے کی۔

س - غزوہ ذات الرقاع کب ہوا۔ اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

ج - یہ غزوہ جمادی الاول آخر ۷ ھ میں بطرف نجد ہوا سفر کی شدت اور سواری کی کمی کی وجہ سے صحابہ کے پاؤں چھلنی ہو گئے بعض کے پاؤں کے ناخن تک جھڑ گئے اور انہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اپنے پاؤں لپیٹے اور راستہ طے کیا۔ اسی وجہ سے اس کا نام غزوہ ذات الرقاع یعنی پٹیوں والا غزوہ مشہور ہوا۔

س - فتح مکہ پر اختصار سے روشنی ڈالیں۔

ج - رمضان المبارک ۸ھ (۶۳۰ عیسوی) میں رسول خدا ﷺ نے ۱۰ ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ فتح کیا اور حضور ﷺ نے مکہ والوں کے انتہائی مظالم اور ناروا سلوک کے باوجود یہ کہتے ہوئے تم پر کسی قسم کی گرفت نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو عفو عام کا اعلان کیا۔

س - جنگ تبوک کب ہوئی اور اس کا دوسرا نام کیا ہے۔

ج - یہ جنگ ۹ھ (۶۳۰ء) میں ہوئی اسے غزوہ عسرہ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس دور دراز کے سفر میں مسلمانوں کو بڑی صبر آزما تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

پروفیسر بشارت الرحمٰن، ایم۔ اے

مسئلہ تقدیر

محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اپنی کتاب مسئلہ تقدیر میں مزید لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(یہ کتاب ہے) یہ قرآن میرا تحریر کردہ اور تجویز کردہ نسخہ ہے جو شخص بھی اسے ہدایات متعلقہ کے مطابق استعمال کرے گا وہ شفایاب ہو گا۔ اور اپنی استعداد کے مطابق اپنے رب کی معرفت حاصل کر کے اسے پا سکے گا۔ اس بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں بلکہ یہ یقینی امر ہے۔ اپنی کسی شقاوت یعنی روحانی بیماری کی وجہ سے ہلاکت کا سامنا وہی کرے گا جو اس تحریر کردہ نسخہ کو استعمال ہی نہ کرے گا۔ (اس میں کوئی شک نہیں) کہ دوسرے معنی یہ ہیں کہ اس میں الٰہی نسخہ ہے خدا تعالیٰ کے بارے میں تمام شکوک و شبہات مٹ جائیں گے۔ اور کسی قسم کا ریب اور شک و شبہ باقی نہ رہے گا۔ اور ایک شرط بہرحال لازم حال ہو گی کہ بیمار کو جو پرہیز بھی بتایا جائے وہ اس پر بہرحال عمل پیرا ہو۔ (متقیوں کے لئے ہدایت ہے) اور یہ ایسی شرط ہے جو تمام اطباء اپنے مریضوں پر عائد کیا کرتے ہیں کہ فلاں فلاں چیز تمہاری بیماری میں اضافہ کر دے گی اس کے نزدیک نہیں جانا۔ یعنی اس شجرہ ممنوعہ کا پھل نہیں کھانا۔ ہمارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بدپرہیز بیمار نہ بیند روئے صحت را۔ یعنی بدپرہیز بیمار کبھی صحت کا منہ نہیں دیکھا کرتا۔

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ ہمیشہ انبیاء کو بھیج کر روحانی امراض سے شفایابی کا انتظام کیا کرتا ہے۔ جو لوگ ان کی دعوت کو قبول کرتے ہیں وہ صحت یاب ہو جاتے ہیں اور دوسرے لوگ اپنی شقاوت کو انتہا تک پہنچا کر بالآخر جہنم کے ہسپتال میں داخل ہو کر شفایاب ہوں گے خدا تعالیٰ کی طرف سے جہنم میں داخل کرنے کے لئے کوئی جبر نہ ہو گا۔

قرآن کریم کی آیت کریمہ جس نے اپنا تزکیہ کیا وہ کامیاب ہو گیا کے یہی معنی ہیں یعنی انسان پیدائش کے موقعہ پر ورثہ میں اور بعد میں اپنے ماحول سے بعض شقاوتیں یعنی اخلاقی اور روحانی بیماریوں کے اثرات حاصل کر لیتا ہے۔ جو شخص جو اپنے نفس کو بعد میں ان اثرات سے پاک کر لیتا ہے۔ وہ کامیاب ہو کر جنت کا وارث ہو جاتا ہے۔ اور نامراد و ناکام وہ شخص ہوتا ہے جو ان بد اثرات کی دلدل میں خود کو گاڑ دیتا ہے جہنمی بن جاتا ہے پس مذکورہ بالا حدیث سے ہرگز اس بات کی نفی نہیں ہوتی کہ انسان

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری صفدر نذیر- گولیکی

چراغ راہ

مکرم چوہدری صفدر نذیر گولیکی صاحب اپنی کتاب چراغ راہ میں مزید کہتے ہیں۔

کہتے ہیں ایک گبر چالیس سال تک ایک جگہ آگ پر بیٹھا رہا۔ اور اس کی پرستش کرتا رہا۔ چالیس سال کے بعد جب وہ اٹھا تو لوگ اس کے پاؤں کی مٹی آنکھ میں ڈالتے تھے اور ان کی آنکھ کی بیماری دور ہو جاتی۔

اس بات کو دیکھ کر ایک صوفی گھبرایا اور اس نے سوچا کہ جھوٹے کو یہ کرامت کیسے مل گئی۔ وہ اپنی حالت میں مذبذب ہو گیا۔ اس پر غیب کی آواز اسے پہنچی جس نے کہا کہ تم کیوں گھبراتے ہو ذرا سوچ کہ جب جھوٹے اور گمراہ کی محنت کو خدا نے ضائع نہیں کیا تو جو سچا اس کی طرف جائے گا اس کا کیا درجہ ہو گا۔ اور اسے کس قدر انعام ملے گا۔

سبق۔ جو کام بھی کیا جائے اس میں مستقل مزاجی اور ہمیشگی ہونی چاہئے تھوڑی سی تکلیف آنے پر گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ صبر سے اس کام میں لگے رہنا چاہئے اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے بھی بڑی جدوجہد اور مسلسل محنت کی ضرورت ہے تب جا کر نیکی کا پھل ملتا ہے۔

کہتے ہیں ایک گنجا اور ایک اندھا تھا۔ خدا کا فرشتہ شکل بدل کر گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ کیا چاہتا ہے۔ گنجے نے کہا میرے سر پر بال اگیں۔ اور مال و دولت ہو جائے۔ چنانچہ فرشتہ نے گنجے کے سر پر ہاتھ پھیرا تو خدا کی قدرت سے اس کے سر پر بال بھی نکل آئے۔ اور مال و دولت اور نوکر چاکر بھی مل گئے۔ پھر وہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے۔ اندھے نے کہا میری آنکھیں روشن ہو جائیں تو میں ٹکریں نہ کھاتا پھروں اور روپیہ پیسہ بھی مجھے مل جائے تو کسی کا محتاج نہ رہوں۔ فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ روشن ہو گئیں اور مال و دولت بھی مل گیا۔ پھر وہی فرشتہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ایک فقیر کے بھیس میں آیا اور گنجے کے پاس جا کر سوال کیا۔ گنجے نے ترش روئی سے جواب دیا اور جھڑک دیا۔ اور کہا کہ چل تیرے جیسے بہت فقیر پھرتے ہیں۔ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ پھر گنجا ہو گیا اور سب مال و دولت جاتا رہا اور پھر وہ ویسا ہی تنگ حال ہو گیا۔ پھر وہی فرشتہ فقیر کی شکل میں اندھے کے پاس آیا۔ جواب آنکھوں والا اور بڑا دولت مند تھا اور اس سے سوال کیا۔ اس نے کہا سب کچھ اللہ تعالیٰ نے ہی دیا ہے۔ اور اسی کا مال ہے تم لے لو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اندھے کو اور بھی مال و دولت عطا کیا۔

سبق۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر کریں اور ان کی قدر کریں اور سوالی کو نہ جھڑکیں۔

کہتے ہیں ہارون الرشید کی ایک کنیز تھی۔ ایک دن اس نے بادشاہ کا بستر جو بچھایا تو اسے گدگدا، ملائم اور پھولوں کی خوشبو سے بسا ہوا پایا۔ اس کے دل میں آیا کہ میں بھی لیٹ کر دیکھوں کہ اس پر کیا آرام حاصل ہوتا ہے۔ وہ لیٹی تو اسے نیند آ گئی جب بادشاہ آیا تو اسے سوتا پا کر ناراض ہوا اور کوڑے مارے۔ کنیز سزا پا کر روتی بھی جاتی تھی اور ہنستی بھی جاتی تھی۔ بادشاہ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ روتی تو اس لئے ہوں کہ مار سے درد ہوتی ہے اور ہنستی اس لئے ہوں کہ میں چند لمحے اس پر سوئی تو مجھے یہ سزا ملی جو اس پر ہمیشہ سوتے ہیں ان کو خدا معلوم کس قدر عذاب بھگتنا پڑے گا۔

سبق۔ غریبوں، ملازموں اور خدمت گزاروں کے ساتھ کبھی بھی بدسلوکی نہیں کرنی چاہئے۔ وہ بھی ہمارے جیسے انسان ہیں ان کے بھی جذبات ہوتے ہیں۔ وہ دن رات خدمت کرتے ہیں کبھی ان سے بھول ہو جائے تو معاف کر دینا چاہئے۔ بعض امیر لوگ جنہوں نے اپنے آرام کی خاطر کئی کئی خدمت گار رکھے ہوتے ہیں۔ اور اگر کسی سے ذرا سا بھی قصور ہو جائے تو وہ معاف نہیں کرتے اور بہت غصہ اتارتے ہیں۔ حالانکہ وہ بھی انہی کی طرح انسان ہیں۔

حضرت انسؓ نے رسول کریم ﷺ کی دس سال تک خدمت کی۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی مجھے یہ نہیں کہا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا یا یہ کام تم نے کیوں نہیں کیا۔ دوسری طرف خدمت گزار کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے مالک کی اچھی طرح اور دیانت داری سے خدمت کرے۔

ایک بزرگ نے ایک دفعہ اپنے اللہ سے عہد کیا کہ سب کو اپنے سے بہتر سمجھوں گا۔ اور کسی کو اپنے سے کم تر خیال نہیں کروں گا۔ اور نہ اپنے آپ کو کسی سے اچھا سمجھوں گا۔ ایک دفعہ ایک دریا کے کنارے پر انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص ایک نوجوان عورت کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس سے گلاس بھر بھر کر خود بھی پی رہا تھا اور عورت کو بھی پلا رہا تھا۔

اس نے دور سے دیکھ کر اپنے عہد کو توڑا اور خیال کیا کہ ان سے تو میں ہی اچھا ہوں اتنے میں زور سے ہوا چلی۔ دریا میں طوفان آگیا۔ ایک کشتی آ رہی تھی جو مع سواریوں کے ڈوب گئی۔ وہ شخص جو کہ عورت کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا، اٹھا اور غوطہ لگا کر چھ آدمیوں کی جان بچائی۔ پھر اس نے بزرگ کو مخاطب کر کے کہا۔ تم اپنے آپ کو مجھ سے بہتر خیال کرتے ہو۔ میں نے تو چھ کی جان بچائی ہے اب ایک باقی ہے اسے تم نکالو۔

یہ سن کر وہ بہت حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تم نے میرا خیال کیسے جان لیا اور یہ کیا معاملہ ہے۔ تب اس جوان نے جواب دیا کہ خدا نے مجھے تیرے امتحان کے لئے بھیجا تھا۔

بقیہ صفحہ ٥

انبیاء کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر بھی شقاوت کے جراثیم اور اثرات سے اپنے آپ کو پاک نہیں کر سکتا۔

حدیث میں جو مثال دی گئی ہے بالکل اسی طرح کی ہے۔ کہ مثلاً ایک شخص کے اندر ہیضے کے جراثیم مخفی ہوں ہیضے کے موسم میں وہ ٹیکہ نہ کروائے ہاں ویسے وہ ہٹا کٹا قوی اور توانا ہو یکدم کسی وقتی بدپرہیزی اور عدم احتیاط کی بناء پر ہیضے کے وہ مخفی جراثیم جوش میں آ کر اسے شدید ہیضے میں مبتلا کر کے ہلاک کر دیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک مخفی بیماری غالب آ گئی۔ اور وہ ہلاک ہو گیا۔ آج کل تو یہ علم یعنی سائنس اور جینٹکس بہت ہی ترقی کر گیا ہے۔ اور مزید ترقی کر رہا ہے۔ اس کی رو سے مادہ حیات کا ابتدائی سیل (Cell) یا نقطہ کچھ کروموسومز (CHROMOSOMES) اپنے اندر رکھتا ہے۔ انسان کے سیل (CELL) میں یہ تعداد ٤٦ (٢٣ جوڑے ہوتی ہے) لیکن جن سیلوں سے بچے کی پیدائش ہوتی ہے ان میں کروموسومز کی تعداد ٢٣ رہ جاتی ہے۔ اسی طرح کے دو سیلوں کے ملنے سے یعنی نر اور مادہ کے ملنے سے یہ تعداد دوبارہ ٤٦ ہو جاتی ہے۔ یہ کروموسومز پر کچھ باریک نقطے ہوتے ہیں جنہیں جینز (GENES) کا نام دیا جاتا ہے۔ ان نقطوں میں ہر طرح کی انسانی استعدادیں کیفیات مضمر ہوتی ہیں۔ انسانی کردار کی بعض استعدادیں انسان کی اگلی نسل میں ظاہر نہیں ہوتیں۔ بلکہ پانچ چھ پشتوں اور نسلوں کے بعد اس کردار کا حامل جین (GENE) پھٹتا ہے۔ اور ساتویں نسل میں وہ مخفی استعداد یکمال ظاہر ہو جاتا ہے۔ درمیانی نسل یا نسلیں (کیریر) منتقل کرنے والی ہوتی ہیں۔

گویا خالق فطرت نے ان جینز کے اندر بعض بری اور اچھی استعدادیں چھپائی ہوتی ہیں جو اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتی ہیں کسی خاص سبب کے پیدا ہو جانے کی وجہ سے ان بری استعدادوں کے ظاہر ہونے پر ان کی اصلاح اور صحیح تقویم کے لئے خالق فطرت نے اپنے مرسلین کا سلسلہ چلایا ہوا ہے جو خالق فطرت کی طرف سے بطور روحانی طبیب نازل ہوتے رہتے ہیں۔ اور روحانی مریضوں کا علاج کرتے ہیں یہ روحانی اطباء جنہیں انبیاء اور مرسلین کے ناموں سے یاد کیا جاتا ہے اپنے بھیجنے والے کی طرف سے اعلیٰ سے اعلیٰ علاج کے طریقوں اور روحانی امراض کے نسخوں سے پُر ہدایت نامہ لاتے ہیں۔ مگر وہ (متقیوں کے ہدایت ہے) ہوتا ہے یعنی پرہیز کرنے والوں کو روحانی صحت سے ہمکنار کرتا ہے۔ اصل معالج تو خود خالق فطرت ہی ہوتا ہے۔ مگر اپنے مرسلین کو وہ اپنے روحانی علاج کا ذریعہ بناتا ہے۔ مگر اس علاج میں تقویٰ یعنی بعض مضر امور سے پرہیز کرنا شرط ہوتا ہے اور یہ شرط تو سب ڈاکٹر اور اطباء لگایا ہی کرتے ہیں۔

تحریکِ جدید

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ جو موقعہ عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا کے بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ قربان کر دو اور دنیا کو نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

○ مکرم میاں بشارت احمد طاہر کھاریاں ضلع گجرات ایک سال سے پیٹ کے السر اور آنتوں کے السر کی وجہ سے بیمار ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں شفاعطا فرمائے۔

○ مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد کی ہمشیرہ مکرمہ امتہ السمیع راشدہ صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ راولپنڈی کو دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم محمد ایاز محمود صاحب ابن مکرم محمد یوسف ایاز صاحب کا نکاح ۲۱۔ جنوری ۹۴ء کو ہمراہ عزیزہ نبیلہ آصف صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد آصف صاحب کھاریاں کینٹ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم سیٹھی ضیاء الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم نے بیت الحمد کھاریاں میں پڑھا۔ عزیز محمد ایاز محمود صاحب مکرم کیپٹن احمد خان ایاز صاحب ایڈووکیٹ کھاریاں کا پوتا اور عزیزہ نبیلہ آصف محترم مرزا محمد صادق صاحب کوئٹہ کی پوتی ہے۔

احباب سے جانبین کے لئے یہ رشتہ بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ماہر امراض چشم کی آمد

○ آئی سپیشلسٹ مکرم مرزا خالد تسلیم احمد صاحب ایف آر سی ایس اپتھالمولوجی (امراض چشم) مورخہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ فروری ۹۴ء بروز منگل، بدھ، جمعرات فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے اور آنکھوں کے مختلف آپریشنز بھی کریں گے جس میں مصنوعی عدسہ لگانا، کالا موتیا SQUINT سرجری اور آنکھ کی دیگر تکالیف کے آپریشنز بھی شامل ہونگے۔ ضرورت مند افراد سے درخواست ہے کہ مورخہ ۱۲ فروری ۹۴ء سے قبل کسی روز صبح کے وقت ہسپتال تشریف لا کر طبی مشورہ کے لئے وقت حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ مسعود الرحمان صاحب مورخہ یکم فروری ۹۴ء کی شام کو جرمنی میں وفات پا گئے ہیں۔ (ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے)

مرحوم حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ اور تقریباً ایک صد سال عمر پائی۔ آپ حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب رئیس حاجی پورہ ریاست کپور تھلہ رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے اور مکرم شیخ کلیم الرحمان صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ ۱۹۹۰ء میں اپنے بچوں کے ہمراہ جرمنی چلے گئے تھے۔ جرمنی جانے سے قبل مرحوم نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ میں رہائش رکھتے تھے۔

○ مکرم احمد کریم وہرہ صاحب صدر جماعت احمدیہ منظور کالونی کراچی کی خوشدامن صاحب محترمہ مقبول بیگم صاحبہ زوجہ قریشی بشیر احمد صاحب یکم فروری ۹۴ء پراچہ کلینک پشاور میں ،قضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ (ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) مرحومہ ۱۹۵۳ء میں سخت مخالفت میں حلقہ بگوش احمدیت ہوئیں اور باوجود خاندان کی طرف سے مخالفت کے ثابت قدم رہیں اور نہایت ہی اخلاص کے ساتھ تادم واپسی جماعت کے ساتھ وابستہ رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ ۱

پر سوار ہو کر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور دروازہ کھلنے پر اندر داخل ہو کر ان پر حملہ کر دیا۔ ان کے سر پر آہنی راڈ وغیرہ کی شدید ضربات ہیں۔ بعد ازاں حملہ آور دروازہ باہر سے مقفل کر کے چلے گئے۔ اتوار کی شام ان کے قتل کا انکشاف ہوا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ مکرم احمد نصراللہ صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 7 - فروری- صبح سے ہلکی بوندا باندی ہو رہی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے افتخار گیلانی کی طرف سے اپنی نااہلی کے خلاف اپیل سرکاری وکیل کی طرف سے مخالفت نہ کئے جانے پر نمٹادی- بی بی سی نے کہا ہے کہ اب وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف بھی ریفرنس ختم ہو جائیں گے۔ سرکاری وکیل نے فاضل عدالت عظمیٰ کے روبرو موقف اختیار کیا کہ سابق صدر غلام اسحاق خان نے یہ تمام ریفرنس سیاسی مقاصد کے لئے دائر کئے تھے۔ جن کے خلاف ریفرنس دائر ہوئے وہ دوبارہ منتخب ہو چکے ہیں اس لئے اس سلسلے میں کارروائی کی کوئی افادیت نہیں رہی۔ عدالت کی کارروائی چند منٹوں میں ہی ختم ہو گئی۔

○ صدر مملکت نے وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے خلاف ۱۹۹۰ میں دائر کردہ صدارتی ریفرنسوں کی سماعت کرنے والی دو خصوصی عدالتیں ختم کر کے ان میں زیر سماعت ریفرنس مسٹر جسٹس منیر اے شیخ کی عدالت میں منتقل کر دیئے ہیں۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد جمہوری عمل کا حصہ ہے تاہم ہارس ٹریڈنگ کے بارے میں میں نے نہیں سنا۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو کے بارے میں بھارتی صدر کا بیان صدارتی آداب کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اسے پڑھ کر افسوس ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں کسی سیاسی بحران کے ہونے کے سوال کا جواب وزیراعلیٰ سرحد کے خلاف تحریک کے نتیجہ سے ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہارس ٹریڈنگ کا جائزہ لینا عوام اور اخبارات کا کام ہے۔ انہوں نے کہا کہ تیتر کا شکار کرنا جائز کام نہیں ہے۔ اس بارے میں اپوزیشن لیڈروں کے بیانات مضحکہ خیز ہیں۔

○ اپوزیشن کے قائد مسٹر نواز شریف نے ۱۱- فروری سے پیپلز پارٹی کی حکومت کے خلاف احتجاجی تحریک چلانے کا اعلان کر دیا۔ اس کا آغاز ۱۱- فروری کو پشاور میں ایک احتجاجی ریلی سے کیا جائے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سرحد کی حکومت کو ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے گرانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ قومی وسائل اور ڈرگ منی اس کام میں استعمال ہو رہے ہیں۔ آئین یہ نہیں کہتا کہ آپ اراکین اسمبلی کو اغوا کر کے دوسرے صوبوں میں لے جائیں اور ایک ایک کروڑ روپے کی رشوت دیکر ان کے ضمیر خریدیں۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت پڑی تو لانگ مارچ بھی کیا جائے گا۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کشمیر میں فتح تک جدوجہد جاری رہے گی دھمکیاں ہمارا ارادہ نہیں بدل سکتیں۔ بوسنیا کے مظلوم عوام کی حمایت جاری رکھیں گے۔ افغانستان میں جنگ بند کرائیں گے۔

○ وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ منشیات کی بڑی مچھلیوں کی گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں- مزید ۳- افراد امریکہ کو مطلوب ہیں۔ سعودی عرب میں ہر جمعہ کو دو تین پاکستانیوں کے سر قلم ہونا شرمناک بات ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ٦ سمگلر باہر بھیج دیئے گئے ہیں- وزیر داخلہ نے بتایا کہ قبائلی علاقوں میں بالغ رائے دہی کا نظام رائج کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ نئے قوانین کے نفاذ سے فاٹا مکمل طور پر پاکستان کا حصہ بن جائے گا۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے ۵- فروری کو کامیاب ہڑتال پر اہل وطن اور کشمیری عوام کو مبارک باد دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کشمیر اور پاکستان کی تقدیر ایک ہے۔ تاریخ کی طرف ہمارا جغرافیہ بھی ایک ہو گا۔

○ مرتضیٰ بھٹو کے قریبی ساتھی اور دست راست سبک مجید کو سندھ اسمبلی کے باہر سے گرفتار کر لیا گیا۔ اس موقعہ پر گرفتاری کے بعد مرتضیٰ اور ان کے ساتھیوں نے مداخلت کر کے سبک مجید کو چھڑا لیا۔ اور اسمبلی کے اندر لے گئے۔ چار گھنٹے تک صورت حال کشیدہ رہی اور مذاکرات کے بعد گرفتاری پیش کر دی گئی۔

○ سرحد کے وزیراعلیٰ کے خلاف تحریک عدم اعتماد کے جواب میں اپوزیشن کی طرف سے سندھ حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد لانے کی تیاری کی جارہی ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت نے ضیاء الحق اور جام صادق کے دور کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ظلم حد سے بڑھ گیا ہے۔ حکومت دنیا میں ظلم کے خلاف آواز اٹھا رہی ہے۔ مگر اس کے اپنے ملک میں ظلم ہو رہا ہے۔

○ سابق وزیر چوہدری نثار علی نے کہا ہے کہ فوج نے سندھ میں دہشت گردوں کی جو فہرست دی تھی اس میں بعض ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو اس وقت وفاقی اور صوبائی وزارتوں میں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ فہرست شائع کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن ان سے ایوان اقتدار میں زلزلہ آجائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسلط کردہ الیکشن سے تبدیلی آتے ہی بے نظیر کو امریکہ کے دورہ کی دعوت دی جاتی ہے۔ اور سوچنے کی بات ہے کہ اب دہشت گرد قرار دینے کی دھمکیاں کیوں نہیں مل رہیں۔

○ سرحد اسمبلی کے اراکین کو سینئر صوبائی وزیر پرویز علی شاہ کی ہدایت پر کراچی میں نجی اقامت گاہوں اور اندرون سندھ وڈیروں کی رہائش گاہوں پر بھجوا دیا گیا ہے۔ جو حکومت سرحد کی طرف سے کسی رابطہ سے بچنے کے لئے ان محفوظ پناہ گاہوں میں آرام کر رہے ہیں۔ ان اراکین کی تفریح طبع کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں جن میں انڈین پنجابی اور پشتو فلموں کی ویڈیوز اور گیت مالا کی فراہمی شامل ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بے نظیر ضد کر رہی ہیں۔ میں سمجھوتہ نہیں کروں گی اور لڑوں گی۔ وزیراعظم پیپلز پارٹی کا شعبہ خواتین اپنی والدہ کے حوالے کرنے کو تیار ہیں لیکن چیئرپرسن کے مسئلہ پر اپنے موقف پر قائم ہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان کشمیر کے مسئلے پر کامیاب ہڑتال کو بین الاقوامی فورموں میں استعمال کرے گی۔ اس مہم پر بھارت کا رد عمل سخت تھا۔ مقبوضہ کشمیر کے اکثر علاقوں میں بھی کاروبار زندگی ٹھپ رہا۔

○ چین میں مذہبی آزادی پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ نئے قوانین کے تحت کسی غیر ملکی کو چین میں نوجوانوں کو دوسرے مذہب کی تعلیم دینے، مذہبی مراکز یا سکول کھولنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ صرف ذاتی استعمال کے لئے مذہبی کتب لائی جا سکیں گی۔ کسٹم حکام ذاتی استعمال کے علاوہ ایسا مذہبی مواد جو چین کے عوامی اور سماجی مفاد میں نہ ہو ملک کے اندر لانے نہیں دیں گے۔ غیر ملکیوں کو نئے قوانین کی پابندی کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

○ سندھ اسمبلی میں اپوزیشن کی ریکوزیشن پر بلایا گیا اجلاس ایجنڈے پر ہنگامے کا شکار ہو گیا۔ ایم کیو ایم کا ایک رکن سپیکر کی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ فاتحہ خوانی بھی تنازعہ کا شکار ہو گئی۔ اپوزیشن کے اراکین نے سپیکر پر جانبداری کا الزام لگایا۔ تاہم بعد ازاں کشمیر کے بارے میں قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔

ہومیوپیتھک کورسز
HOMEO COURSES

اردو نام	قیمت	INTERNATIONAL NAME
دمہ کورس	85	ASTHMA COURSE
باڈی بلڈنگ کورس	125	BODY BUILDING COURSE
شوگر کورس	100	DIABETES COURSE
چھوٹا قد کورس	120	DWARFISHNESS COURSE
کمزوری نظر کورس	90	EYESIGHT COURSE
ہائی بلڈ پریشر کورس	180	HYPERTENTION COURSE
پتھری گردہ کورس	230	KIDNEY STONE COURSE
پھلبہری کورس	120	LEUCODERMA COURSE
کمزوری نظر دور کورس	90	MYOPIA COURSE
موٹاپا کورس	100	OBESITY COURSE
بواسیر کورس	50	PILES COURSE
بانجھ پن کورس	130	STERILITY COURSE
تپدق کورس	60	T. B. COURSE

ان کے علاوہ 76 کیمیلا ہومیوپیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں۔

سٹاکسٹ:-
کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایکسپریس مارکیٹ۔
کنری: بلال میڈیکل سٹور۔
ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال محلہ امین پور بازار۔
لاہور: شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک۔
کیملا ہومیو سٹور ایمرجنسی سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔
گوجرانوالہ: حافظ ہومیوپیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ بالمقابل میڈ برج۔
سیالکوٹ: ڈیمن ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔
حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ۔
واہ کینٹ: طیب ہومیوپیتھک کلینک- انور چوک۔
بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی۔ شاہدرہ
میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور لشتر روڈ۔
کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن غلام نبی روڈ۔
پشاور: اشفاق ہومیو سٹور سکندر پورہ- شعیب کار پوریشن کیسٹ ہسپتال روڈ۔
شیخوپورہ: ملتانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔
ساہیوال: خان ہومیو کلینک زندگی بی ہسپتال۔
راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز- بوہڑ بازار۔
گجرات: علامین ہومیوپیتھک سٹور- فیصل گیٹ۔
حیدرآباد: روبی میڈیکل سٹور- پھلی گٹی۔
کیملا ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گول بازار- ربوہ پاکستان- فون 771 آفس 606 کلینک

اکسیر موٹاپا	ہمدرد نسواں	دوائی فضل الٰہی	زد جام عشق	اکسیر لیکوریا	کلین اپ	سفوف اکسیر شوگر	جدید دواخانہ خدمت خلق
	(حبوب اٹھرا)	برائے اولاد نرینہ		(کیپسول)	چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے		گولبازار- ربوہ
۳۰/-	۱۵/-	۱۵۰/-	۶۰٪	۳۰/-	۱۵/-	۳۰/-	